ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

خطبہ نمبر

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر :- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند [illegible]

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

جلد ۲۵	مورخہ ۹ رجب ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۱۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے کی تکلیف میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کل کی نسبت کسی قدر تخفیف ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں :-

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بفضلِ خدا آج بیش سے آرام ہے۔ البتہ سر میں درد کی شکایت بدستور ہے :-

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو کل سے بہت نقاہت ہے احباب حضرت میر صاحب کی صحتِ کاملہ کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں :-

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے اختتامِ رخصت کے بعد اپنا کام سنبھال لیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ کی اکثریت کو گمراہ قرار دینا "سخت ظلم" ہے

عبدالحکیم پٹیالوی نے ارتداد اختیار کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سب سے بڑا اعتراض یہ کیا تھا کہ آپ کی جماعت کی اکثریت خراب ہوگئی ہے۔ اور تزکیۂ نفس کی طرف اسے بالکل توجہ نہیں رہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اعتراض کی نہایت سختی سے تردید کی۔ اور اسے تحریر فرمایا :-

"آپ نے میری جماعت پر تہمت لگائی ہے۔ کہ وُہ ایسے ہی بے عمل ہیں جیسے دوسرے۔ یہ آپ نے سخت ظلم کیا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہماری تھوڑی سی جماعت میں ہزارہا ایسے آدمی موجود ہیں۔ جو متقی اور نیک طبع اور خدا تعالےٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ اور دین کو دُنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔" اسی طرح لکھا "میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروؤں سے جو اُن کی زندگی میں اُن پر ایمان لائے تھے۔ ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور ان کے چہروں پر صحابہؓ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو۔ تو وُہ شاذ و نادر میں داخل ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے۔ کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ۔ تو وُہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں۔ اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سُناتا۔ مگر دل میں خوش ہوں۔" (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۹ و ۱۶ و ۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم التبلیغ اور سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے یوم التبلیغ کے لئے دس اکتوبر ۱۹۳۷ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ سارا دن ان لوگوں کو جو ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے نرمی اور محبت سے پیغام حق پہونچائے۔ اور انہیں سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ امر خاص طور پر ملحوظ رہے۔ کہ پیغام حق پہنچانے والے اصحاب نہائت مستحسن طریق سے صداقت کا اظہار کریں۔ اور صداقت وحقانیت کے اس نور کو جو خدا تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا ہے۔ اپنے حلقہء واقفیت میں ان لوگوں تک پہونچائیں۔ جو ابھی تک اس نور سے محروم ہیں۔ اس موقعہ پر انفرادی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ اشتہارات اور سلسلہ کی کتب کی تقسیم سے بھی پیغام حق پہونچایا جاسکتا ہے۔ پس ۱۰ اکتوبر کو نہائت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت کا جو طریق بھی موقعہ و محل کے لحاظ سے موزوں و مناسب ہو۔ اس سے کام لیا جائے۔ اور سارا دن صبح سے شام تک تبلیغ میں صرف کیا جائے۔ یہ امر یاد رکھا جائے کہ یہ یوم التبلیغ غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کے لئے ہے؛

اسی طرح امسال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تاریخ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اکتیس اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔ اس دن ضروری ہے کہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ حسب دستور سابق شان و شوکت سے جلسے منعقد کریں۔ اور ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پوری تیاری کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں۔ اور کوشش کی جائے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ ان میں بکثرت شامل ہوں۔ تا انہیں معلوم ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کن بے نظیر صفات کی حامل ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب یوم التبلیغ اور سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کو ان کی مقررہ تواریخ میں پورے اہتمام کے ساتھ منائینگے؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے؛

۱۱۱۷	دستی بیعت۔	احمد حسین صاحب	ضلع گورداسپور
۱۱۱۸	”	عبدالرزاق صاحب	بجنور
۱۱۱۹	تحریری بیعت۔	فاطمہ بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۱۱۲۰	”	طفیل محمد صاحب	” لائلپور
۱۱۲۱	”	نور الدین صاحب	بارہ مولا (کشمیر)
۱۱۲۲	”	ناصر الدین صاحب	” ”
۱۱۲۳	”	برکت اللہ صاحب . . .	ریاست پٹیالہ
۱۱۲۴	A. Fathumathul Zuhaira		Ceylon.
۱۱۲۵	A. Issath Raliha		”
۱۱۲۶	A. Ummul Masahira.		”

خدا کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت

ہستی پہ ہے دلیل خدا کی یہ بے نظیر
یعنی وہ ذات پاک ہے علام اور خبیر
نادان دشمنوں نے بہت شور و شر کیا
جس وقت فوت ہوگیا پہلا پسر بشیر
تب قبل از ولادتِ محمود پاک باز
وحیٔ خدا کا آکے لگا دشمنوں کو تیر
”اک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ تجھے“
دلگیر اپنے دل میں نہ ہو اے مرے نذیر
کاموں میں اپنے ہوگا اولوالعزم وہ پسر
احسان اور حسن میں ہوگا ترا نظیر
وُہ صاحبِ شکوہ بھی ہوگا حسین بھی
زیبا ہے اس کو پہنے اگر اطلس و حریر
قومیں سب اس سے پائینگی برکت جہان میں
اس کی دعا سے ہونگے رہا سینکڑوں اسیر
محمود اور مصلح موعود ہے وہی
ہوگا رئیس قوم کا اور پیر دستگیر
الہام جس صفائی سے پورا ہوا سلیم
مسرور اس کو دیکھ کے ہے ہر جوان و پیر
ایسی کرم ذات مسیحی صفات پر
الزام جو لگاتا ہے بیشک ہے وُہ شریر

[illegible]

بدبودار اشیا کے بعد صفائی کی ضرورت

ایک احمدی نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا۔ کہ بعض احمدی وضو کرنے کے بعد حقہ پی لیتے ہیں۔ اور پھر ایک آدھ کلی کرکے نماز میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضور نے لکھایا۔ ”بدبودار اشیاء کے استعمال کے بعد اچھی طرح صفائی ضروری ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض اشیاء کے استعمال کے بعد دوبارہ وضو فرماتے تھے۔ کئی لوگ اس قسم کی چیزوں کے استعمال سے بہت نفرت رکھتے ہیں۔ ان کے خیال کا احترام بھی ضروری ہے۔“

416

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ - رجب ۱۳۵۶ھ

خطبۂ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی اکثریت کو گمراہ سمجھنے والوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر حملہ

جب تک کسی نبی کے مقاصد پورے نہ ہو جائیں اُس کی جماعت کی اکثریت ضرور سچائی پر قائم رہتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
چونکہ نزلہ کی وجہ سے میرے

گلے میں تکلیف

ہے۔ اس لئے آج میں بعض دوسرے دوستوں کے ذریعہ سے اپنے خطبہ کی آواز دوستوں تک پہونچانے کی کوشش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے:۔
"موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشوں گا" (تذکرہ صفحہ ۱۷۵)

اور اس الہام کے بعد دوسرا الہام ہوا کہ "جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوجایا کرتے ہیں" (تذکرہ صفحہ ۱۷۵)

اور آپ نے اس کی تشریح یہ بیان فرمائی کہ "میری اس دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے" (تذکرہ صفحہ ۱۷۵)

اس الہام میں ایک تو خبر ہے اور ایک سنت اللہ بیان کی گئی ہے۔ خبر تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

اللہ تعالیٰ ضائع نہیں فرمائیگا

اور آپ کے کام کو آسمانی تائیدوں کے ساتھ دنیا میں زندہ رکھے گا۔ اور سنت یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ معاملہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کے ساتھ یہی سلوک کرتا چلا آیا ہے اور یہی سلوک کرتا چلا جائے گا۔ اور یہ اس کا

قدیم دستور

ہے۔ کہ جب کبھی بھی اس کی طرف سے مامور دنیا میں آتے ہیں۔ ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی روح کو علیٰ قدرِ مراتب ان کی جماعتوں کے افراد کے جسموں میں بطور مظاہر کے حلول کر دیتا ہے اور وہ روح جو پہلے ایک جسم میں ظاہر ہو رہی تھی آئندہ وہ تمام افراد جماعت کے اندر تقسیم ہو کر

اپنی حیات کا ثبوت

دیتی رہتی ہے۔ یہ سنت اللہیہ ایک ایسا معیارِ صداقت ہے۔ کہ اس کا انکار الٰہی سلسلوں کی صداقت کو باطل کر دیتا ہے۔ اور یہ معیار اتنا اہم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان فرمایا ہے۔ کہ وہ تمام تعلیمات کہ جو دنیا میں رائج ہو گئیں۔ اور ان کو مخالفتیں مٹا نہ سکیں۔ وہ ایک یقینی ثبوت ہیں اس امر کا۔ کہ ان کے لانے والے خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل تھے گویا اس

قاعدۂ کلیہ کے ماتحت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام سلسلوں کو الٰہی سلسلہ قرار دیا ہے۔ جو دنیا میں خدا تعالیٰ کے نام پر قائم کئے گئے۔ اور مرورِ زمانہ ان کو مٹا نہ سکا۔ خواہ ان کے لانے والوں کا نام بھی ہم کو معلوم نہیں۔ اور خواہ ان کے حالات سے ہم کلی طور پر بے خبر ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی قانون کے ماتحت

ویدوں کی صداقت کا اعلان

فرمایا ہے۔ گو ہمارے پاس کوئی ایسا تاریخی ثبوت موجود نہیں۔ کہ ویدوں کے لانے والے کون تھے۔ اور ان کی زندگیاں کیسی تھیں۔ اور ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کا معاملہ کس رنگ میں ہوا تھا۔ صرف اس بنیاد پر کہ وید

خدائی الہام

کے قائل ہیں۔ اور اپنے آپ کو اسی سرچشمہ سے قرار دیتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوران کے ماننے والے ہزاروں سالوں سے چلے آتے ہیں۔ اوران کی تعلیم دنیا میں قائم رہ گئی ہے۔ آپ نے یہ فیصلہ فرمایا۔ کہ الٰہی سنت کے ماتحت وُہ خدا ہی کی طرف سے تھے۔ اور ان کے لانے والے اللہ تعالےٰ کے مامور اور اللہ تعالےٰ کے نبی تھے پس جو شخص بھی اس قاعدہ کو رد کرتا ہے وُہ

الٰہی سنت کو رد

کرتا ہے۔ اور وہ ایک ایسا دروازہ کھولتا ہے۔ کہ جس دروازہ کے کھلنے کے ساتھ کفروالحاد کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی صداقت مشتبہ ہوجاتی ہے۔ اور اس کا نہ ٹلنے والا قانون بے اعتبار ہوجاتا ہے۔ اور ہمارے لئے کوئی ایسی راہ کھلی نہیں رہتی۔ جو ہمیں یقینی طور سے خدا تعالےٰ کا وصال اور قرب حاصل کرا سکے۔ اور مشاہدہ کی بنیاد پر ہمارے ایمانوں کو قائم رکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے۔ فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا (سورہ فاطر سیپارہ ۲۲ ع ۵) اس آیت میں

دو قانون

بیان کئے گئے ہیں۔ اول تو یہ کہ اللہ تعالےٰ کی سنت میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور یہ ایک ایسا قاعدہ ہے۔ کہ جس میں کوئی استثنیٰ نہیں اللہ تعالےٰ نے دنیا کو اس کے ذریعہ سے چیلنج دیا ہے۔ کہ تم دنیا کی ساری تاریخ کو دیکھ جاؤ۔ تم اللہ تعالےٰ کے ان افعال کو دیکھ جاؤ جو زمانہ کے شروع سے آج تک جاری رہے ہیں تمہیں یہی نظر آئے گا۔ کہ جس چیز کو خدا تعالےٰ نے اپنی سنت قرار دیا ہے۔ اس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

مشروط وعدے بدل جاتے ہیں

غیر مشروط وعید بھی ٹل جاتے ہیں خدا کی قدرت خود اپنی ہی تقدیر مبرم کو بدل دیتی ہے۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ سنت اللہ میں تبدیلی ہوجائے سنت اللہ جو آدم کے وقت میں تھی۔ وہی سنت اللہ نوح کے وقت میں تھی۔ وہی سنت اللہ ابراہیم کے وقت میں تھی۔ وہی موسےٰ کے وقت میں تھی۔ وہی کرشن کے وقت میں تھی۔ وہی رام چندر کے وقت میں تھی۔ وہی زرتشت کے وقت میں تھی۔ وہی عیسےٰ کے وقت میں تھی۔ اور پھر وہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں تھی۔ اور وہی آکر پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں ظاہر ہوئی۔ اس میں کبھی ایک رتی بھر بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور جس مامور اور مدعی کے متعلق ہم اس میں تبدیلی دیکھیں ہم اس

الٰہی قانون کے ماتحت

یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ مدعی جھوٹا ہے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وُہ مدعی تو سچا ہے۔ مگر اس کے لئے خدا تعالےٰ کی سنت کسی اور شکل میں ظاہر ہوئی ہے۔ کیونکہ وعدوں کی شکلیں بدلتی ہیں۔ وعیدوں کی شکلیں بدلتی ہیں مگر

سنت اللہ کی شکل کبھی نہیں بدلتی

پھر دُوسرا قانون اس جگہ پر یہ بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا یعنی تو اللہ تعالےٰ کی سنت میں کوئی تعویق وتاخیر بھی نہیں پائے گا۔ یعنے نہ صرف یہ کہ وُہ سنت تبدیل نہیں ہوگی۔ بلکہ وُہ اپنے وقت سے ٹلے گی بھی نہیں۔ تحویل کے معنے عربی زبان میں ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر رکھدینے کے ہیں۔ پس

ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا

کے یہ معنے ہوئے کہ سنتِ الٰہیہ میں جس امر کے ظہور کا کوئی وقت مقرر کیا گیا ہے۔ وُہ اپنے وقت سے ٹل نہیں سکتا۔ ضروری اور لازمی ہے۔ کہ سنت اللہ عین اپنے وقت پر ظاہر ہو۔ اور اس وقت تک ظاہر ہوتی چلی جائے۔ جس وقت تک کہ اس کا ظہور مقدر ہے نہ وُہ اپنے ظہور کے ابتدائی وقت سے پیچھے ہٹے۔ اور نہ وہ اپنے ظہور کے انتہائی وقت سے پہلے ختم ہو۔ ان دونوں قاعدوں کے مطابق اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کو دیکھتے ہیں۔ تو آپ کا پہلا الہام یہ ہے۔ کہ

موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشوں گا

اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جس طرح پہلے انبیاء کے ساتھ ہوُا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالےٰ آپ کی جماعت کے ذریعہ آپ کو ایک نئی زندگی بخشے گا۔ اور وُہ زندگی پائیدار ہوگی۔ اور اس وقت تک ختم نہیں ہوگی۔ جب تک کہ وہ مقاصد پورے نہ ہوجائیں۔ جن کے پُورا کرنے کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ چونکہ اس الہام کا مضمون بظاہر ایک وعدہ نظر آتا تھا۔ اور وعدے بعض دفعہ شرطی بھی ہوتے ہیں۔ اور حالات کی تبدیلی کے ساتھ وہ بدل جاتے ہیں۔ اور لوگ شبہ کرسکتے تھے۔ کہ اگر اس کے خلاف جماعت میں حالات ظاہر ہوں۔ تو ہم یہ سمجھ لیں گے۔ کہ یہ وعدہ شرطی تھا۔ جب اس کی شرائط پوری نہ ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس وعدے کو بدل دیا۔

پس اللہ تعالےٰ نے دوسرے الہام کے ذریعے اس بات کو صاف کردیا۔ اور بتا دیا۔ کہ یہ وعدہ نہیں بلکہ اس قدیم

سنتِ الٰہیہ کے ظہور کا اس الہام میں ذکر ہے

جو ہمیشہ ہمارے ماموروں کے حق میں پُوری ہوتی چلی آئی ہے۔ اور اب تیرے حق میں بھی پوری ہوگی اور فرمایا کہ ہم ہمیشہ اپنے مقربوں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ اور یہ جو میں نے کہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ فیصلہ تھا۔ جس طرح پہلے انبیاء اور مامورین کے متعلق یہی فیصلہ ہوتا رہا ہے۔ کہ وہ سنت اپنے وقت سے ٹلے گی نہیں اور نہ ان مقاصد کے پُورا ہونے سے پہلے جن مقاصد کے پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ اس کا زمانہ ختم ہوگا۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

ایک اور الہام

سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ گو سنتِ الٰہیہ کو دیکھتے ہوئے کسی مزید ثبوت کی ضرورت بھی نہ تھی۔ وُہ الہام یہ ہے۔ ما انت ان تترک الشیطٰن قبل ان تغلبہ الفوق معک والتحتُ مع اعدائک (تذکرہ صفحہ ۲۶۶) یعنے اے ہمارے مامور تو شیطان کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑیگا جب تک تو اس کو ہلاک نہ کردے اور اسے تباہ نہ کردے۔ کیونکہ

غلبہ تیرے لئے مقدر ہے

اور مغلوبیت تیرے دشمن کے لئے۔ اس الہام میں یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ روحانیہ اس وقت تک متواتر اور بغیر وقفہ کے جاری رہے گی۔ جب تک کہ دنیا سے شیطان کی حکومت کو نکال نہ دیا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسلام کو دوسرے ادیان پر جوآبٔ

سچائیوں اور جھوٹوں کا مرکب

ہیں۔ غالب نہ کر دیا جائے۔ اور اس عرصہ میں کوئی وقفہ نہیں پڑیگا۔ کیونکہ ما انت ان تنزک الشیطٰن میں بھی ایک قاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ اور ایک فرض کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ یہ بات تیری شان کے خلاف ہوگی۔ اور الٰہی سنت کے خلاف ہوگی۔ اگر شیطان پر غلبہ اور فتح پانے سے پہلے تو اور تیری جماعت اس

جنگ سے غافل

ہو جائیں۔ اور شیطان کو اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ اور تیری جماعت گمراہ ہو جائے اور شیطان آزاد ہو جائے۔ اور جھوٹے ادیان کو سانس لینے کا موقعہ مل جائے۔ پس الٰہی سنت کے ماتحت تیری جماعت کا قدم اس وقت تک برابر راستی پر رہیگا۔ جب تک کہ شیطان مغلوب نہ ہو جائے۔ اور اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ حاصل ہو جائے اب دیکھو یہ ایک کیسی

کھلی بشارت

ہے۔ جو سنت الٰہیہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے کہ وہ کبھی نہیں بدلی جاتی اور اس کے اندر کبھی رخنہ پڑنے نہیں دیا جاتا۔ وہ نہ اپنے وقت سے پیچھے ہٹتی ہے۔ اور نہ اپنے وقت سے پہلے ختم ہوتی ہے۔ اب ان پیشگوئیوں اور ان قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کرو اور سوچو کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ جماعت میں گمراہی پھیل گئی۔ اور وہ اب اس کی اصلاح کرینگے۔ وہ کس طرح سنت الٰہیہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا قرار دیتے ہیں کیونکہ خدا تعالےٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ جو خدا تعالےٰ کے مقرب ہوتے ہیں۔ وہ اپنی وفات کے بعد پھر زندہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی

ان کی روح ان کی جماعت میں حلول کر جاتی ہے

اور ان کی جماعت کی نیکیوں کا پلہ ان کی بدیوں پر بھاری رہتا ہے۔ اور وہ اسی حالت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ شیطان مغلوب ہو جاتا ہے۔ اور مذہب کو فوقیت اور غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالےٰ کے وعدے پورے ہو چکتے ہیں۔ اور وہ نصرت جو نبیوں کے لئے بلا واسطہ یا بعد میں جماعت کے ذریعہ بالواسطہ مقدر ہوتی ہے۔ اس کو خدا تعالےٰ کھینچ لیتا ہے۔ اور اس وقت کے بعد

انسانی اعمال خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں

اور جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے مقدر ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں دینی روح کو قائم رکھتے ہیں۔ اور پھر ایک عرصہ کے بعد ان میں سنت اللہ کے ماتحت خرابیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور الٰہی نصرت ان کو چھوڑ دیتی ہے۔ مگر یہ حالت غلبہ کے بعد آتی ہے پہلے نہیں۔ اگر یہ حالت پہلے آ جائے تو یہ ایک یقینی دلیل ہوگی اس امر کی کہ مدعی اپنے دعوے میں سچا نہیں تھا۔ بلکہ جھوٹا تھا۔ کیونکہ اس کے مقاصد کے پورا ہونے سے پہلے ہی اس کی جماعت میں رخنہ پیدا ہو گیا۔ اب دیکھو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کن مقاصد کو لے کر دنیا میں آئے تھے۔ آپ کی تحریرات اور آپ کے الہامات سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور قرآن کریم کی بینات سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس غرض سے تھی کہ

اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کیا جائے

اور ابھی تو ہماری جماعت کی یہ حالت ہے۔ کہ ہمیں خود دارالامان میں کامل امن حاصل نہیں۔ اور دین کے دشمن خود ہمارے مرکز میں آ کر ہمارے پیاروں اور ہماری محبوب ترین ہستیوں کو گندی سے گندی گالیاں دیتے ہیں۔ مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملے کرتے ہیں۔ اور سکھ و ہندو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور ہمارے لئے سوائے خون کے گھونٹ پینے کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔ دنیا ساری کفر و ضلالت میں پڑی ہوئی ہے۔

عیسائیت ابھی تک خوشی کے ناچ ناچ رہی ہے

اور دوسرے مذاہب باطلہ بھی اسلام کے مقابلہ میں بظاہر زیادہ شان و شوکت رکھتے ہیں۔ اور اسلام ابھی غربت کی گھڑیاں گذار رہا ہے۔ ان وعدوں کا جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ذریعہ پورا ہونا مقدر تھا ایک ادنیٰ حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔ پس پیشتر اسکے کہ وہ وعدے پورے ہوں۔ اگر یہ جماعت خراب ہو جائے اور اس کی اکثریت باطل ہو تو یہ یقیناً

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا بطلان

ہوگا۔ کیونکہ سنت الٰہیہ یہی ہے۔ کہ نبیوں کے بعد ان کی جماعتیں ان کی روح کو قائم رکھتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے مقاصد پورے ہو جائیں کچھ لوگ مرتد ہو سکتے ہیں۔ کچھ لوگ منافق ہو سکتے ہیں۔ لیکن

اکثریت کا قدم سچائی پر رہنا ضروری ہے

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک شخص نے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ اگر اسلامی نظام مٹ جائے۔ تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا جدھر اکثریت ہو تو بھی ادھر شامل ہو جانا۔ اگر اکثریت کے لئے فساد ممکن ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہدایت کیونکر دے سکتے تھے آپ کو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ یہ فرماتے کہ تو قرآن کریم کے مطابق لوگوں کے دعووں کو پرکھیو۔ اور جو قرآن کہیگا۔ اس پر عمل کیجیو۔ مگر آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے مقاصد کے پورا ہونے سے پہلے اگر کسی وقت مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تو تو کوئی اور دلیل نہ دیکھیو۔ کوئی اور برہان تلاش نہ کیجیو۔ کوئی اور معیار نہ ڈھونڈھیو۔ تجھے کسی گہرے غور کی ضرورت نہیں۔ تجھے کسی لمبی فکر کی ضرورت نہیں۔ سیدھا دوڑ کر اکثریت کے ساتھ جا ملیو۔ کیونکہ جدھر اکثریت ہوگی۔ سنت اللہ کے مطابق ادھر ہی قرآن ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ کی

سچائیاں تجھے جماعت کی اکثریت میں ملیں گی

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی اسی بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ جب تک نبی کے مقاصد پورے نہ ہو جائیں، جماعت کی اکثریت سچائی پر قائم رہتی ہے اور کسی

عارضی اور وقتی خلل

کے سوا اس کا قدم صداقت کے رستہ سے نہیں پھرتا۔ اور عارضی اور وقتی سے مراد میری ایسا قلیل وقت ہے۔ کہ جو نظام میں رخنہ پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چند گھنٹوں کے لئے مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوا۔ مگر معاً

ابوبکرؓ کی آواز

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدوسی کو لے کر بلند ہوئی۔ اور سارے مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈکر آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ یا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد دو چار دن کے لئے جماعت میں ایک انتشار پیدا ہوا۔ مگر بغیر اس کے کہ جماعت یا اس کے نظام یا اس کے مرکزی دفاتر میں کوئی خلل پیدا ہوتا۔ جماعت پھر اتحاد کے نقطہ پر جمع ہو گئی اور ہر

ہر قسم کا انتشار دور ہو گیا

پس ایسے عارضی اور وقتی خلل تھے سوا کوئی ایسا تغیر نبیوں کی جماعتوں میں پیدا نہیں ہوتا۔ کہ جس کو کسی عظیم الشان جہاد یا کوشش کے ساتھ دور کرنا پڑے۔ اس خلل اور اس خلل میں جو ناممکن ہوتا ہے۔ ایسا ہی فرق ہے۔ کہ جیسے کسی شخص کو نزول الماء کی بیماری ہو جائے۔ اور کئی سال اندھا رہنے کے بعد اپریشن کے ذریعہ سے اس کی نظر درست ہو۔ اور ایک ایسا شخص ہو۔ جو یکدم اندھیرے سے روشنی میں آئے۔ یا روشنی سے نکل کر اندھیرے میں جائے۔ تو اس کی بینائی میں بھی فرق پڑتا ہے۔ اندھیرے میں سے روشنی میں جا کر وہ اپنی آنکھوں کو چندھیائی ہوئی پاتا ہے اور روشنی سے اندھیرے میں جا کر اپنی پتلیوں کو کھلتا ہوا محسوس کرتا ہے یہ بیماری نہیں۔ یہ صدمہ ہوتا ہے جو فوراً ہی زائل ہو کر پھر بینائی اپنی اصلی جگہ پر آجاتی ہے۔ اس حالت کو کبھی کوئی ڈاکٹر بیماری نہیں کہے گا۔ لیکن نزول الماء کو ہر شخص بیماری قرار دیگا۔ پس اس قسم کے

عارضی تعطل

کو دلیل قرار دینا ویسی ہی حماقت ہو گی جیسا کوئی شخص نزول الماء کی حالت کو صحت قرار دینے کے لئے اس تندرست آنکھوں والے کو پیش کرے۔ جو اندھیرے سے روشنی میں آکر ایک منٹ کے لئے گھبرا گیا ہو۔ پس اس قسم کی دلیلیں اس سنت اللہ پر اعتراض کرنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ جو چیز نہیں ہوا

ہوتی اور نہیں ہو سکتی۔ وہ یہ ہے کہ جماعت میں کوئی ایسی بیماری پیدا ہو جائے جو اسے جادۂ اعتدال سے ہٹا دے۔ اور جس کو دور کرنے کے لئے ایک لمبی محنت اور ایک لمبی کوشش کی ضرورت ہو۔ پھر بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہم جو معترض ہیں۔ ہمارے ذریعہ سے

ماموروں کی روح زندہ ہے

اس لئے سنت اللہ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ اعتراض بھی نہایت ہی باطل اور غلط ہے۔ کیونکہ کوئی کوئی نیک مرد تو فیج اعوج کے زمانہ میں بھی ہوتا رہا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے بعد

تین صدیوں تک ہدایت

رہے گی۔ اور اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہو گا۔ اب دیکھو کہ کیا فیج اعوج میں کوئی نیک نہیں ہوتا تھا۔ یہ سید عبدالقادر جیلانی۔ یہ شہاب الدین صاحب سہروردی یہ شبلی اور جنید اور غزالی اور عبدالقادر جرجانی۔ یہ معین الدین صاحب چشتی۔ یہ محی الدین صاحب ابن عربی۔ نظام الدین صاحب اولیاء۔ اور فرید الدین صاحب شکر گنج اور سید احمد صاحب سرہندی اور سید احمد صاحب بریلوی اور ہزاروں صوفیاء اور اولیاء۔ اور علماء سب فیج اعوج کے زمانہ میں ہی گذرے ہیں۔ پھر وجہ کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی تین صدیوں کو تو اپنے نور کا زمانہ قرار دیا ہے۔ اور بعد کی دس صدیوں کو

دجال کی آزادی کا زمانہ

حالانکہ ان دس صدیوں میں بڑے بڑے روحانی عالم اور بڑے بڑے بزرگ گذرے ہیں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ان دونوں زمانوں میں یہی فرق ہے کہ پہلی تین صدیوں میں اسلام کی حامل اکثریت تھی۔ اور پچھلی دس صدیوں میں اسلام کی حامل اقلیت تھی۔ جس زمانہ میں اسلام کی حامل اقلیت تھی۔ اس زمانہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا زمانہ قرار دیا ہے اور جس زمانہ میں اسلام کی حامل اکثریت تھی۔ اس کو

اپنا زمانہ

قرار دیا ہے۔ پس وہ چند افراد جو کہ اخلاقی طور پر بھی کوئی اچھا معیار ظاہر نہیں کر سکتے۔ اگر وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا حامل قرار دیں۔ اور ہم ان کے اس دعویٰ کو قبول بھی کر لیں۔ تب بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق بوجہ اس کے کہ جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ نہیں۔ اور بقول ان کے اس کا قدم ضلالت کی طرف چلا گیا ہے اور وہ ایک

سلسلہ کے دشمن کی محبت میں غلو

کر رہی ہے یہ زمانہ دجالی زمانہ کہلائیگا کیونکہ چند آدمیوں کے راستی پر قائم ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کا تسلسل اور تواتر قائم نہیں رہتا۔ وہ لوگ جو آج جماعت احمدیہ پر احمدی کہلاتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں جماعت کے مقابلہ میں ان کی تعداد تو اتنی بھی نہیں ہے۔ جتنی کہ فیج اعوج کے زمانہ میں مومنوں کی دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں تھی۔ پھر جب کہ باوجود ان مومنوں کی موجودگی کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کو دینی

روحانی یاد قباحت

کے زمانہ سے خارج کر دیا ہے تو ان بہت کم تعداد میں ہوتے ہوئے یہ لوگ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ اس صورت میں تو ہم کو ماننا پڑے گا کہ دجال پیشتر اس کے کہ مارا جاتا۔ پھر غالب آگیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں آپ کی وفات سے نصف صدی سے بھی پہلے فیج اعوج کا زمانہ شروع ہو گیا ہے اور

اکثریت باطل پر اور اقلیت حق پر

قائم ہو گئی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان پر غالب آنا تو درکنار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح شیطان سے پوری طرح نبرد آزما ہونے سے پہلے ہی میدان چھوڑ گئی ہے۔ اور میدان شیطان کے ہاتھ رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام کیا تھا کہ ما انت ان تترک الشیطٰن

قبل ان تغلبہ۔ یعنی شیطان کو مغلوب اور زیر کر لینے سے پہلے اے ہمارے مسیح تو کبھی مقابلہ نہیں چھوڑیگا۔ اور تو بس نہیں کریگا۔ جب تک شیطان کو قید نہ کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو دیکھتے ہوئے ہم کس طرح تسلیم کر سکتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو اکثریت کو چھوڑ کر اپنے لئے ایک نئی راہ تجویز کر رہے ہیں۔ خواہ وہ اپنا نام

احمدیہ اشاعت اسلام

رکھیں۔ یا مجلس احمدیہ رکھیں۔ یا کوئی اور نام اپنے لئے تجویز کر لیں وہ خدا تعالیٰ کی سچی جماعت نہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنے عمل سے اور اپنے قول سے ان الہاموں کو جھوٹا کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل فرمائے بلکہ وہ یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ وہ سنت قدیمہ جو ہر نبی کے زمانہ میں ظاہر ہوئی۔ اور ایک نبی بھی ایسا نہیں گذرا جس کے زمانہ میں وہ ظاہر نہ ہوئی ہو۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئی۔ اور اگر ان کی یہ بات درست ہو۔ تو فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا کے دو زبردست قاعدوں کے مطابق تو نعوذ باللہ من ذالک یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں راستباز نہ تھے کیونکہ جو خدا تعالیٰ کا قانون ہر راستباز کے لئے ظاہر ہونا ضروری ہے۔ وہ آپ کے لئے ظاہر نہیں ہوا۔

شاید بعض لوگ کہدیں کہ

ان کی اقلیت عارضی وقفہ ہے

پھر جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ مل جائیگی اور حق پر قائم ہو جائیگی۔ مگر یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی جواب دیدیا جو یہ ہے کہ ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا۔ یعنی اس سنت کا ظہور اپنے وقت پر اور تسلسل اور تواتر کے ساتھ ضروری ہے وہ پیچھے بھی نہیں ہٹ سکتی۔ اور اس میں رخنہ بھی نہیں پڑ سکتا۔ پس اگر یہی تسلیم کر لیا جائے کہ یہ کسی وقت جماعت پر غالب آجائینگے اور جماعت کو اپنا ہم خیال بنا لینگے تب بھی تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا

418

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ایک خاصہ لمبا زمانہ اس سنت اللہ کے ظہور سے خالی رہا - اور مقاصدِ عالیہ کے پُورا ہونے سے پہلے جماعت کی اکثریت باطل اور ناراستی پر قائم ہوگئی - حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کہ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَحْوِیْلًا - یعنی

اس سُنت میں وقفہ بھی نہیں پڑتا

اگر وقفہ بھی پڑ جائے - تب بھی وُہ مدعی جس کے زمانہ میں وقفہ پڑے خدا تعالےٰ کی طرف سے قرار نہیں دیا جائے گا - اور یہ تسلیم کیا جائے گا - کہ خدا تعالےٰ کی سنت اس کے حق میں پُوری نہیں ہُوئی - اس سنت کو جس طرح اللہ تعالےٰ نے پہلی جماعتوں کے حق میں ظاہر کیا ہے - وہ ایک ایسی کھلی دلیل ہیں - کہ سوائے ایک ازلی نابینا کے کوئی شخص اس دلیل کو دیکھنے سے محروم نہیں رہ سکتا -

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم کا حال دیکھ لو -

وُہ ہمارے سامنے ہے - قرآن کریم میں ان کے متعلق آتا ہے - کہ جب ایک عظیم الشان جنگ کے لئے ان کو بُلایا گیا - تو انہوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو جواب میں کہا - کہ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ اَے مُوسےٰ جا تُو اور تیرا رب دُشمنوں سے لڑائی کرو - ہم تو یہیں بیٹھے ہیں - جب فتح کر لوگے - تو ہم بھی اس ملک میں داخل ہو جائیں گے -

یہ وُہ اظہارِ ایمان ہے - جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں ظاہر کیا - لیکن جب اس قوم کو اس زمانہ کے دیکھنے کا موقعہ ملا - جس کے متعلق خدا تعالےٰ کی یہ سُنت ہے کہ

نبی کی رُوح اس کی قوم میں تقسیم کر دی جاتی ہے

تو وُہی لڑائی سے انکار کرنے والی قوم جس نے موسےٰ جیسے جلیل القدر نبی کے پیچھے لڑنے سے انکار کر دیا تھا - وہ اس کے شاگرد - اور ایک ناتجربہ کار نوجوان یوشع کے ساتھ کھڑی ہوگئی - اور تلواریں لے کر اس نے ان دُشمنوں کے پرے کے پرے کاٹ دیئے - جن سے ڈر کر اس نے موسیٰؑ کی زندگی میں لڑائی کے لئے نکلنے سے انکار کر دیا تھا - اس کی یہی وجہ تھی - کہ موسےٰؑ کی وفات کے بعد خدا تعالےٰ کی سنت کے ماتحت موسےٰ کی رُوح اب اس قوم میں حلول کر گئی تھی - اور وُہ ناقص الایمان اب موسوی ایمان کی قوت کے ساتھ دُشمن کے مقابلہ پر کھڑے ہوگئے تھے - اب وُہ پہلے سے بنی اسرائیل نہ تھے - بلکہ ان میں سے

ہر ایک چھوٹا مُوسیٰؑ تھا -

جس کا ایمان خدا کی قدرتوں پر قائم تھا - اور جن میں سے ہر ایک کے دل میں بجائے پیچھے بیٹھ رہنے کی خواہش کے اب یہ امنگ پیدا ہو رہی تھی - کہ میں سب سے پہلے جان دے کر اپنے پیدا کرنے والے کے قدموں میں جا گروں -

دوسری مثال حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی موجود ہے - ان کے شاگرد جبکہ حضرت مسیح ناصری کو یہودیوں نے پکڑا - تو اکثر تو ان میں سے بھاگ گئے - اور جو کھڑے رہے - ان میں سے سب سے زیادہ جُرأت دکھانے والا پطرس تھا - اس نے بھی آخر میں یہودیوں کے سامنے ان کے ڈر اور خوف سے

حضرت مسیح کو جاننے سے انکار کر دیا

اور آپ پر نعوذ باللہ لعنت کی - اور تین دفعہ ایسا ہی کیا - اور جب اس نے تیسری دفعہ ایسا کیا - تو ایک مُرغ کی اذان کی آواز اس کے کان میں پڑی - اور اسے حضرت مسیح کی یہ پیشگوئی یاد آگئی - کہ :- "اے پطرس میں تجھ سے کہتا ہوں - کہ آج مرغ بانگ نہ دے گا - جب تک تین بار تو میرا انکار نہ کر لے گا" (لوقا باب ۲۲ - آیت ۳۴) - یعنے آج ہی رات تو تین دفعہ مجھ پر لعنت کرے گا - اس مُرغ کی اذان کی آواز نے اس کی آنکھیں کھول دیں - اور وُہ توبہ و استغفار میں لگ گیا لیکن جونہی

صلیب کا زمانہ

گزر گیا - اور خدا تعالےٰ کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آگیا - کہ " میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا - اور وُہ تمہیں دُوسرا تسلی دینے والا بخشے گا - کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے - یعنے روح حق جسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی - کیونکہ اسے نہ دیکھتی ہے - اور نہ اسے جانتی ہے - لیکن تم اسے جانتے ہو - کیونکہ وُہ تمہارے ساتھ رہتی ہے - اور تم میں ہو وے گی - میں تمہیں یتیم نہ چھوڑونگا میں تمہارے پاس آؤں گا - اب تھوڑی دیر ہے - کہ دُنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی - پر تم مجھے دیکھتے ہو - اور اس لئے کہ میں جیتا ہوں - تم بھی جیو گے - اس روز تم جانو گے - کہ میں باپ میں - اور تم مجھ میں - اور میں تم میں ہوں" (یوحنا باب ۱۴ آیات ۱۶ تا ۲۰) تو اس زمانہ کے آتے ہی ان

حواریوں کی حالت

بدل جاتی ہے - کمزوریاں دُور ہو کر ایمان بڑھ جاتا ہے - اور وہ پطرس جو حکومت سے نہیں - حکومت کے حکام سے نہیں - حکومت کے معمولی سپاہیوں سے نہیں - بلکہ مغلوب اور محکوم - اور مغضوب علیہم چند یہودی افراد سے ڈر گیا تھا - اور جس نے اتنی بُزدلی دکھائی کہ اس شخص پر جس کو وُہ خدا کا نبی مانتا تھا - اپنی جان کی حفاظت کے لئے اس پر لعنت کرنے سے بھی نہ ہچکچایا ہم اسے اس

موعُود زمانہ میں

دلیری اور جُرأت کے ساتھ خود حکومت کے مرکز روم میں یہ کہتے ہوئے صلیب کی طرف بڑھتا ہوُا دیکھتے ہیں - کہ میں اس لئے مرتا ہوں - کہ تا تم کو زندہ کروں - اور جُرأت کے ساتھ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرح وُہ بھی صلیب پر لٹک گیا - اور مر گیا - اور اس زمانہ میں اس نے تبلیغ دین کو ترک کرنے کی نسبت صلیب پر جان دینے کو زیادہ آسان سمجھا - رومی حکومت اپنی ساری طاقت کے باوجود اس کی

جادُو بھری زبان

کو خاموش کرنے سے قاصر رہی - انہوں نے اس کو صلیب کی دھمکی دی - اور سمجھا - کہ یہ شائد وُہی پطرس ہے - جو کچھ عرصہ پہلے یہود سے ڈر کر مسیح پر لعنتیں کر رہا تھا مگر انہیں نہیں معلوم تھا - کہ حضرت مسیح کے صلیبی واقعہ کے بعد مسیح کی رُوح اب اس کے حواریوں میں تقسیم کر دی گئی تھی - اب پطرس یوحنا - اور یعقوب دُنیا میں نہیں تھے - بلکہ

بہت سے چھوٹے مسیح

پیدا ہو گئے تھے - جن میں سے ہر ایک شخص مسیحی جھنڈے کو اٹھا رہا تھا وُہ پطرس - یعقوب اور تھوما کو ڈرا سکتے تھے - مگر مسیح کو ڈرانے کی ان میں طاقت نہ تھی - مسیح صلیب پر نہیں دیا گیا تھا بلکہ درحقیقت پطرس دیا گیا تھا - یعقوب اور یوحنا اور تھوما صلیب پر دیئے گئے تھے - کیونکہ جب مسیح صلیب پر چڑھا - تو اس کے ساتھ تمام وُہ کمزوریاں جو اس سے پہلے حواریوں میں پائی جاتی تھیں - صلیب پر چڑھ گئیں اور اب دُنیا میں پطرس نہیں بلکہ مسیح باقی رہ گیا تھا - یعقوب نہیں بلکہ مسیح باقی رہ گیا تھا - یوحنا نہیں - بلکہ مسیح باقی رہ گیا تھا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دو مثالیں

کتنی واضح ہیں۔ کہ دو جماعتیں اپنے نبیوں کی زندگی میں یا ایک کے متعلق یوں کہو کہ اس کی موجودگی میں کیونکہ مسیح صلیب پر مرا نہیں۔ بلکہ اس ملک کو چھوڑ کر چلا گیا تھا نہایت کمزور تھیں۔ لیکن جب وہ انبیاءؑ ان جماعتوں میں نہیں رہے۔ اور خداتعالےٰ کی اس سنت کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔ کہ جب کوئی نبی مرتا ہے۔ تو اس کی روح اس کی جماعت میں ڈال دی جاتی ہے۔ وہ کمزور اور ناقص جماعتیں وہ بزدل جماعتیں کروٹ لیتی ہیں۔ اور ان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور وہ ایمان کے ایسے زبردست مظاہرے کرتی ہیں۔ کہ انکی زندگیوں کے دونوں حصوں کو دیکھ کر انسان کے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ ایک ہی جماعت کے دو کارنامے ہیں۔ پہلے اس کمزوری کا اظہار تھا اور اب اس طاقت کی نمائش۔ کیا عجیب بات ہے کہ وہ جماعتیں جن کی پہلی کمزوریوں پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ وہ تو

اپنے نبی کی جدائی کے بعد

اس قدیم سنت اللہ کے ماتحت ایسے زبردست ایمان کو ظاہر کرتی ہیں۔ مگر ہمیں یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کا یہ دعویٰ تھا۔ کہ میری جماعت حضرت مسیح ناصری کی جماعت سے بہت زیادہ قربانی کرنے والی اور بہادر ہے اور مجھے وہ ایسا جواب نہیں دیتی جیسا کہ حضرت موسےٰ کی قوم نے ان کو دیا تھا۔ اس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد

جبکہ صحابہ مسیح موعود علیہ السلام ابھی ہم میں زندہ موجود ہیں۔ وہ گمراہی اور ضلالت میں پڑ گئی ہے۔ اور جرأت و بہادری اس سے کھوئی گئی ہے۔ کوئی نوکریوں کی خاطر۔ کوئی زمینوں کی خاطر۔ کوئی مکانوں کی خاطر۔ کوئی دکانوں کی خاطر۔ کوئی چند سیر آٹے کی خاطر کوئی تھوڑے سے تعلیمی وظیفہ کی خاطر کوئی صرف نمائشی عہدہ کی خاطر ایک ایسے شخص کے ہاتھ پر جمع ہے جس کی نسبت اسی فی صدی کو یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو تباہ کر رہا ہے۔ اور سلسلہ کی برکات کو مٹا رہا۔ اور اس کے نظام کو برباد کر رہا ہے۔ وہ خاموش ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ میں

گونگے شیطان کی طرح

خداتعالےٰ کی عمارت کو گراتے ہوئے دیکھتی ہے۔ مگر بزدلوں اور خناثے کی طرح نہ وہ موہنہ سے اظہار نفرت کرتی ہے۔ اور نہ ہاتھ سے اسے روکنے کی کوشش کرتی ہے۔ نہ کسی اور تدبیر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ گویا کہ وہ ایک مردہ ہے جو گل سڑ گیا۔ اور اب سوائے لوگوں کی ناکوں کو بو سے تکلیف دینے کے اب اس میں کوئی فائدہ کی بات نہیں رہی۔ اگر یہ بات صحیح ہے۔ تو یقیناً العیاذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے تھے۔ کیونکہ خداتعالےٰ تو کہتا ہے۔ کہ

موت کے بعد

میں پھر تجھے حیات بخشوں گا۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود مرا اور پھر مر ہی گیا۔ اس کی روح دنیا سے اٹھالی گئی۔ اور اس کی صداقتیں کچل دی گئیں۔ اور نیکی و تقوےٰ جس کے قائم کرنے کے لئے یہ جماعت کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی چادر اس سے چھین لی گئی۔ ایک حصہ کی اپنی بدعملی کیوجہ سے اور دوسرے حصہ کے دوسروں کی بداعمالیوں پر راضی ہو جانے کی وجہ سے۔ غرض کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح محروم ہو گیا۔ دیکھو حضرت مسیح ناصری کو جب خداتعالےٰ کی طرف سے اطلاع ملی۔ کہ اب آپ کے

پکڑے جانے کا وقت

آ گیا ہے۔ اور اب آپ کو یہ ملک چھوڑ کر کہیں اور جانا پڑے گا۔ اور اس ملک کے لوگوں کے لحاظ سے گویا آپ مر جائیں گے۔ اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو جمع کیا۔ اور کچھ انگور کا رس اور کچھ روٹیاں منگوائیں۔ "پھر اس نے روٹی لی اور برکت مانگ کے توڑی پھر شاگردوں کو دیکھ کر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لے کر شکر کیا اور انہیں دے کر کہا تم سب اس میں سے پیو۔ کیونکہ یہ میرا لہو ہے۔" (متی باب ۲۶ آیت ۲۶ تا ۲۸) یعنے اب جبکہ میں تم سے جدا ہونے والا ہوں۔ خداتعالےٰ کی سنت کے ماتحت میرا گوشت اب تمہارا گوشت ہو جائے گا۔ اور میرا خون تمہارا خون ہو جائے گا۔ گویا یہ ایک ظاہری علامت تھی۔ کہ میری جدائی کے باعث اب تم میں سے

ہر ایک کو خداتعالےٰ مسیح بنا دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ (یعنے اپنی وفات کی خبر دی) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی۔ جب تک کہ میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیت)

قیامت تک

اس کا سلسلہ منقطع نہ ہونے کے یہ معنے تو نہیں لئے جا سکتے۔ کہ جماعت احمدیہ قیامت تک بگڑے گی ہی نہیں۔ کیونکہ یہ تو سنت اللہ کے خلاف ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الہام کے بھی خلاف ہے۔ پھر احادیث نبویہ اور آیات قرآنیہ کے بھی یہ بات خلاف ہے۔ یہ بات مسلّمہ طور پر تمام الہامی کتب میں بیان کی گئی ہے۔ کہ قیامت اشرار الناس پر قائم ہو گی۔ یعنی قیامت کے آنے سے پہلے تمام دنیا گمراہی میں پڑ جائے گی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ کہا اس کے یہی معنے ہیں! کہ جب تک میرے

مقاصد کے پورا ہونے کا وقت

نہیں آتا۔ اس وقت تک تمہاری اکثریت روح القدس سے مؤید رہے گی اور خداتعالےٰ کی تائید تمہارا ساتھ کسی صورت میں نہیں چھوڑے گی۔ چیز ایک ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا نام قدرتِ ثانیہ رکھا ہے۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اس کا نام روح القدس رکھا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زمانہ خیر رکھا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی وہ ہے۔ وہ

خداتعالےٰ کی قدرت

ہے۔ اور پاکیزگی کی روح ہے۔ وہ بہترین زمانہ ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہی خبر ہے کہ جب تک کہ اس کے اٹھائے جانے کا وقت نہ آئے۔ وہ متواتر جاری رہتی ہے۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ وہ روح القدس وہ قدرت ثانیہ وہ زمانہ خیر جو ہر نبی کے بعد اس

کی جماعت کے ساتھ وابستہ کر دیا جاتا ہے۔ اور بلا وقفہ اور بلا فتور اس وقت تک اس کے ساتھ چلا جاتا ہے جب تک کہ وہ نبی کی جماعت دنیا کو خدا تعالےٰ کے لئے فتح نہ کرے۔ وہ زمانۂ خیر اس جماعت سے دور ہو گیا ہے وہ قدرت ثانیہ اس جماعت سے چھین لی گئی ہے۔ وہ روح قدس اس سے ہٹا لی گئی ہے۔ وہ نابینا ہے۔ وہ خود روحانیت سے محروم ہے۔

کاش وہ ان الفاظ کے کہنے سے پہلے خدا تعالےٰ کے الفاظ پر غور کرتا۔ اور سوچتا کہ میں کیا کہنے والا ہوں۔ اور اس کے نتائج میری روح کے لئے کس قدر خطرناک نکلنے والے ہیں۔ دنیا کی عزتیں کوئی چیز نہیں۔ دنیا کی بادشاہتیں بھی کوئی چیز نہیں۔ اور یہاں تو ان چیزوں میں سے کچھ بھی نہیں۔ صرف

جماعت حقہ کے مخالف لوگوں کی واہ واہ

اور تعریف ہی ہے۔ جس تعریف کی نہ کوئی قیمت ہے۔ اور جس واہ وا کو نہ کوئی اہمیت حاصل ہے۔

پس کاش کہ یہ لوگ سوچتے اور اگر ان کے دلوں میں دینی روح قائم نہ رہی تھی۔ تو یہ اپنے نفس پر بدظنی کرتے مگر خدا تعالےٰ اور اس کے رسولوں اور اس کے خلفاء پر بدظنی نہ کرتے بہتر ہوتا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعائیں کرتے اور اس سے توبہ و استغفار کرتے۔ تا وہ ان کے ایمان کو بچا لیتا خدا تعالےٰ کسی کے ایمان کا دشمن نہیں۔ وہ کسی کو ہدایت سے محروم نہیں کرنا چاہتا۔ سوائے اس کے جو آپ ہی اس کی ہدایت کو پھینک دیتا ہے۔ اور جو آپ ہی اس کی نعمت کو رد کر دیتا ہے۔

کاش ایسا شخص

ایسی جرأت نہ کرتا۔ اور ایسی باتیں کہنے سے پہلے جو کہ جماعت کے لئے نہیں بلکہ خود اس جماعت کے بانی کے لئے موجب اعتراض ہیں۔ جنگلوں میں چلا جاتا اور خدا کے سامنے گڑگڑاتا اور زاری کرتا اور کہتا اے میرے خدا شیطان مصلح کی صورت میں میرے سامنے آیا ہے۔ اور نیکیوں کی شکل میں وہ مجھے بدی کی ترغیب دیتا ہے۔ میں کمزور ہوں۔ ایمان کا دامن میرے ہاتھوں سے چھٹا جاتا ہے۔ اور عرفان کی روح میرے جسم سے نکلی جاتی ہے۔ اے ابدی زندگی بخشنے والے جس نے اپنے مسیح کو دوبارہ زندہ کرنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ تو مجھ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے پر رحم کر اور اس حیات کے پانی میں سے تھوڑا سا مجھ پر بھی چھڑک۔ تا میری بے ایمانی جاتی رہے۔ اور

روحانی موت زندگی سے بدل جائے

اور تیرے احیا کی صفت کو اپنی ذات میں مشاہدہ کروں۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ کیا گیا۔ اور کچھ تو تئیس سال سے اپنی روحانی موت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور کچھ بعد میں ان میں شامل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں ہمیں ان کی روحانی موت پر خوشی نہیں ہم تو یہی چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والا ہر ایک

روحانی زندگی

پائے۔ مگر ہم خدا تعالےٰ کی مشیت میں روک نہیں بن سکتے۔ ہاں اس سے ہماری ہمیشہ یہی التجا ہوتی ہے۔ کہ خدایا یہ کچھ پیاسے تڑپ رہے ہیں اپنی رحمت کا پانی ان کو بھی پلا دے۔ یہ کچھ روحانی بیمار تکلیف سے اور بیماری کی شدت سے سسک رہے ہیں اور ان کی جانیں ان کے نتھنوں تک پہونچ چکی ہیں۔ اے مُردوں کو زندہ کرنے والے تو ان کو پھر زندگی بخش۔ تا یہ تیری ہدایت سے محروم نہ رہ جائیں۔ اور قیامت کے دن تیرے مسیح کے سامنے تیرے خاتم النبیین کے سامنے اور خود تیرے سامنے ان کو شرمندگی اور ذلت نہ اٹھانی پڑے۔

کاش قیامت کے دن جبکہ کچھ لوگ جو صحابہ کہلاتے تھے

حوض کوثر کے پاس سے دھکیل کر

لے جائے جا رہے ہوں۔ اس وقت ان کے متعلق ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ نہ کہنا پڑے کہ **اصیحابی اصیحابی** یہ تو میرے صحابی ہیں۔ یہ تو میرے صحابی ہیں۔ انہیں تم کہاں لئے جا رہے ہو۔ اور خدا کے فرشتوں کو یہ جواب نہ دینا پڑے یا رسول اللہ یہ آپ کے صحابی تھے۔ مگر آپ کو معلوم نہیں۔ کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا کچھ غضب ڈھایا۔ (بخاری)

خدا تعالےٰ کی رحمتیں

وسیع ہیں۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں۔ کہ اس کا فضل نہ صرف ہم پر بلکہ پہلوں پر بھی اور پچھلوں پر بھی ہو۔ اس کی ساری ہی مخلوق اس کے فضل کے نیچے آ جائے۔ خدا کے خزانے محدود نہیں۔ کہ ہمیں اپنے حصہ کی فکر ہو ہمیں وہ جو کچھ دینا چاہتا ہے اس کے دینے کے بعد بھی اس کے خزانے معمور ہی رہیں گے۔ بھرپور ہی رہینگے پس اگر دوسرے ہمارے بھائی کہلانے والوں کو اس کی رحمت کا حصہ مل جائے تو ہمارے لئے یہ خوشی کا ہی امر ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ہمیں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ دنیا میں

اسلام اور ہدایت کا جھنڈا

گاڑ دیں۔

پس ہر ایک شخص جو ارتداد سے بچایا جاتا ہے۔ وہ ہماری فتح کا نشان ہے۔ اور غلبہ کی علامت ہے۔ ہر ایک شخص جو بخشا جاتا ہے وہ ہمارا حصہ بٹاتا نہیں بلکہ بڑھاتا ہے۔

پس خدا تعالےٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اس صداقت و ہدایت پر قائم رکھے۔ اور ہمارے دشمنوں کو بھی اس صداقت اور ہدایت پر قائم ہونے کی توفیق دے۔ یہاں تک کہ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ سنت اللہ جس طرح پہلے نبیوں کے حق میں پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں بھی پوری ہوئی۔ اور دنیا کے جس کونے اور جس گوشے میں ہم جائیں۔ جس ملک اور جس براعظم کی ہم سیر کریں۔ اور جس شہر اور جس قصبہ کو ہم دیکھیں اور اپنے دائیں اور بائیں جدھر نظر ڈالیں۔ اسی طرف

خدا تعالےٰ کے کلام کی تصدیق

نظر آئے اور مومنوں کے وجود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں چلتے پھرتے نظر آئیں۔ اور دشمن سے دشمن کو بھی یہ اقرار کرنا پڑے کہ وہ جو کہا گیا تھا کہ موت کے بعد میں پھر تجھے حیات بخشوں گا۔ اس کلام کا لفظ لفظ پورا ہوا۔ نہ صرف یہاں نہ صرف وہاں نہ صرف ادھر نہ صرف ادھر بلکہ زمین کے چپہ چپہ پر دائیں بھی اور بائیں بھی آگے بھی اور پیچھے بھی سمندروں پر بھی اور خشکیوں پر بھی اور یہ نشان ان بقیہ لوگوں کی ہدایت کا بھی موجب ہو جائے جو اس نشان کو دیکھنے کے وقت تک ابھی سلسلۂ حقہ میں داخل نہ ہوئے ہوں۔ اللھم آمین۔

نذیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور میں ہر قسم کی مشینوں کی مرمت اور سیکنڈ ہینڈ و نئی مشینوں کی خرید و فروخت کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر موجود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد

بیت المال کی طرف سے مختلف طریق پر بار بار اعلان ہو چکا ہے۔ اور صدر انجمن کے قواعد میں سے یہ ایک قاعدہ ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد کو اختیار نہیں۔ مگر باوجود اس کے ایک جماعت نے ۱۹۳۲ء میں مرکزی روپیہ کو دوسرے مصرف میں لانے کے لئے روک لیا۔ جس کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے حضور پہنچی۔ تو حضور نے حسب ذیل امور قاعدہ کے رنگ میں اپنی قلم سے تحریر فرمائے۔ حضور کے اس ارشاد کو اطلاع عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلافِ عقل بھی۔ کیونکہ اس طرح نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہنچے گا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنے کی خواہ امید منظوری ہی کیوں نہ ہو اجازت نہیں۔ اور اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کرے گی تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے۔ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔"

ناظر بیت المال

مبلغین کلاس کے داخلہ کے متعلق اعلان

جو مولوی فاضل پاس امیدوار جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ میں داخل ہونا چاہیں۔ اور اس کے لئے نظارت تعلیم سے وظیفہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں نظارت ہذا میں پرنسپل صاحب کی وساطت سے فوراً اپنی درخواست بھجوا دینی چاہیئے۔ نیز واضح ہو کہ گذشتہ سالوں کے پاس شدہ مولوی فاضل بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اور وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ جو گذشتہ سالوں کے انتخاب میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بورڈران تحریک جدید قادیان

مناسب ہوگا کہ بورڈران تحریک جدید جہاں تک ہو سکے۔ اکٹھے سفر کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ مندرجہ ذیل گاڑیوں میں آئیں۔ یہ اعلان اس لئے کیا جا رہا ہے کہ متفرق طور پر لڑکے نہ آئیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ لڑکے اکٹھے سفر کریں۔

(۱) ۱۷ ہاوڑہ ایکسپریس جو ۹/۳۷ ۲۴ کی صبح کو امرتسر پہنچے گی۔ اس میں کلکتہ۔ شاہجہان پور۔ بریلی۔ رام پور۔ پٹنہ کے بورڈران آ جائیں۔ اسی گاڑی میں بھاگل پور اور مونگیر کے بورڈران بھی آ سکتے ہیں۔

(۲) ۴۳ کراچی ایکسپریس جو ۹/۳۷ ۲۴ کو صبح ۵/۲۰ بجے لاہور پہنچے گی۔ اس میں کراچی۔ کوٹری۔ ہڑپہ روڈ اور منٹگمری کے بورڈران آ جائیں

(۳) ۵۸ بمبئے ایکسپریس جو ۷/۴۰ اپر پشاور سے چلتی ہے۔ اس میں پشاور۔ نوشہرہ۔ کیمبل پور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ لالہ موسیٰ۔ وزیر آباد۔ کھاریاں۔ اور گجرات۔ گجرانوالہ کے بورڈران آ جائیں۔ یہ ٹرین ۹/۳۷ ۲۴ کو صبح ۹.۲۹ پر امرتسر پہنچے گی۔

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید۔ قادیان)

اعلان مولوی سید محمد محسن صاحب کٹکی کو نائب سکرٹری امور عامہ اڑیسہ پراونشل انجمن احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے مقرر

ضرورت رشتہ

ایک احمدی قریشی پرائمری پاس سلیقہ شعار امورِ خانہ داری سے واقف لڑکی کیلئے جس کی عمر ۱۶ سال ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے لڑکا شریف۔ متقی برسر روزگار ہو۔ قریشی یا سید خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ صرف ضلع جہلم گوجرانوالہ سیالکوٹ یا خاص قادیان کے باشندگان درخواست کریں خط و کتابت بنام ش۔ع بمعرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل ہو

کمزور مرد سالہ بوڑھے غلط کار نوجوان

رجسٹرڈ

امرت بوٹی

استعمال کریں۔ امرت بوٹی کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر۔ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کو روک کر منی کو گاڑھا کرتی ہے بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے بغیر پرہیز ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ۱۰۰ گولی معہ امرت طلاء عہ ۵۰ گولی بغیر امرت طلاء عہ کمیشن

منیجر احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں اگر آپ کو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں رک رک کر آتے ہیں یا کم آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں سفید رطوبت خارج ہوتی ہے کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں بھاری رہتا ہے تو آپ یقین رکھیے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایکماہ ہے محصول ہر کل ہے ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

بالکل مفت۔ دورِ حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل

رسالہ

زندہ موت

مفت حاصل کرنے کے لئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس آدمیوں کے مکمل پتے ایک خط پر لکھکر ارسال کریں رسالہ مفت ارسال کر دیا جائیگا

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل ۹/۳ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

سلطان بلیو بلیک انک فار آل فاؤنٹین پن

سوین انک کے مقابلہ میں فاؤنٹین پن کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلۃً پن میں سیاہی استعمال کر کے تصدیق کی ہے۔ چنانچہ پہلے نیلا لکھتی ہے پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے (۲) دوسرے دن پانی سے نہیں دھلتی (۳) نِب کو خراب نہیں کرتی (۴) ٹیوب میں جمتی نہیں (۵) روانگی سوین سے زیادہ ہے (۶) رنگت سوین کے برابر ہے قیمت فی شیشی ۲؍ کمیشن ۳۳ فی صدی۔

اے رحیم اینڈ برادرز قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

420
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۱۳ ستمبر۔ آج وائسرائے نے سنٹرل لیجسلیچر کے مشترکہ اجلاس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے پبلک سے تعلق رکھنے والے بہت سے معاملات پر بحث کی۔ (۱) آپ نے متوسط طبقہ میں بیکاری کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ صوبجاتی گورنمنٹوں کے مشورہ سے سپرو کمیٹی کی تجاویز پر غور کر رہی ہے (۲) اسمبلی کی میعاد میں یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء تک توسیع کر دی جائے گی۔ (۳) وزیرستان کے جھگڑے کے متعلق سمجھوتہ ہو جائے گا۔ (۴) فیڈریشن کے قیام کے متعلق کہا۔ کہ گورنمنٹ والیان ریاست سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ اس لئے ابھی فیڈریشن کی مکمل تصویر پیش نہیں کی جا سکتی۔

پٹنہ ۱۳ ستمبر۔ آج بنگال لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم منسٹر نے کہا۔ کہ بنگال گورنمنٹ اخبارات کی ضبط شدہ یا داخل کردہ ضمانتوں کو واپس کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

شملہ ۱۳ ستمبر۔ لابی کی بات چیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمبلی کا یہ اجلاس ۲ اکتوبر تک ختم ہو جائے گا۔

پونہ ۱۳ ستمبر۔ پونہ شہر اور ضلع کے ۳۰۰۰ کسانوں نے آج بعد دوپہر کونسل ہال کی طرف کوچ کیا۔ تاکہ وزراء کے سامنے اپنے مطالبات رکھیں۔ کونسل ہال کے باہر وزیر اعظم نے ان کے سامنے تقریر کی۔ اور انہیں یقین دلایا۔ کہ کانگرس وزارت ان کی ہر طرح سے امداد کرنے کو تیار ہے

شملہ ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم۔ این کول بیرسٹر الہ آباد لیجسلیٹو اسمبلی کے ڈپٹی سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

شانتی نکیتن ۱۳ ستمبر۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی صحت اب پہلے سے اچھی ہے۔

شملہ ۱۳ ستمبر وزیرستان کی صورت حالات کے متعلق ایک اعلان مظہر ہے کہ توری خیل وزیری جرگہ کو جو ۱۰ ستمبر کو بلایا گیا تھا۔ صلح کی شرائط سنا دی گئی ہیں۔ ان شرائط میں ۳۰۴ رائفلیں اور ۲۰ ہزار روپیہ جرمانہ کی ادائگی شامل ہے۔ اس کے علاوہ رزنک دریائے چینسور اور اس کے معاونوں کے ارد گرد کا رقبہ اور دریائے ٹوچی کے معاونوں کے ارد گرد کا علاقہ جو دتا خیل کے نزدیک موضع کربو واسطہ سے ضلع بنوں کی حد تک پھیلا ہوا ہے محفوظ رقبہ جات قرار دے دیا گیا ہے۔ جرگہ نے گورنمنٹ کی شرائط مان لی ہیں۔

جنیوا ۱۳ ستمبر۔ بحیرہ روم میں نگرانی کرنے کے لئے برطانیہ ۳۵ اور فرانس ۲۵ جنگی جہاز دے گا۔ اٹلی اور جرمنی اس بات پر خوش ہیں۔ کہ روس کو اس معاہدہ میں شریک نہیں کیا گیا۔ کیونکہ دونوں ممالک روس کو ان بحری ڈاکوں کا مجرم گردانتے ہیں۔

روم ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی بحیرہ روم کے متعلق کسی ایسے معاہدہ کا پابند نہ ہوگا۔ جس کے رو سے اسے دوسری طاقتوں کے ساتھ مکمل مساوات حاصل نہ ہو۔

ٹوکیو ۱۳ ستمبر۔ جاپان کا دعویٰ ہے کہ موجودہ لڑائی میں چینیوں کے ۲۰۰ ہوائی جہاز یا تو تباہ کر دیئے گئے یا نیچے گرا دیئے ہیں۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ چینیوں کے پاس کل ۳۰۰ ہوائی جہاز تھے لیکن اب صرف ۱۰۰ رہ گئے ہیں۔

پٹیالہ ۱۳ ستمبر۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے مسٹر سی۔ ڈی ڈکن کو ریاست پٹیالہ کا فنانس منسٹر مقرر کیا ہے۔ مسٹر ڈکن کی تنخواہ ۲۰۰۰ روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ یہ تنخواہ تخفیف اور انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی۔ تقرر ایک سال کے لئے عمل میں آیا ہے۔ جس میں توسیع بھی ہو سکتی ہے۔ ڈکن پارلیمنٹ کے سابق ممبر ہیں۔ آپ نے اپنے عہدے کا چارج لیا ہے۔

لاہور ۱۳ ستمبر۔ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ محکمہ تعلیم پنجاب کے عملہ کے مطابق آئندہ پنجاب کے تمام پرائمری سکولوں میں ہریجن طلباء سے کسی قسم کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔ اسی طرح موچیوں لوہاروں اور جولاہوں وغیرہ کے بچوں سے بھی تعلیم کا کوئی خرچ نہیں لیا جائے گا۔ سیکنڈری کلاس میں ان طلباء سے نصف فیس لی جائے گی۔

شملہ ۱۳ ستمبر۔ مسٹر جارج جوزف کانگرسی ممبر مرکزی اسمبلی نے اسمبلی کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ ۱۹۳۱ء سے سی سٹمز ایکٹ کے ماتحت جن کتابوں اور اخباروں پر پابندیاں عاید کی گئی ہیں۔ ان کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے سرکاری افسروں اور غیر سرکاری ممبروں پر ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جو یہ رپورٹ کرے کہ ملک میں تبدیل شدہ حالات کے ماتحت ان میں سے کون سی کتابوں پر سے پابندی ہٹائی جائے اور کن پر جاری رہنی چاہیئے۔

الہ آباد ۱۳ ستمبر۔ سر ہیری ہیگ چار ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی جگہ سر تیج بہادر سپرو گورنر بنایا جائیگا

شملہ ۱۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے فیصلے کے مطابق انڈیمان کے چیف کمشنر نے وہاں کے متعدد سیاسی قیدیوں کو جنہوں نے بھوک ہڑتال کی تھی واپس بھیجنے کا انتظام کر دیا ہے۔ پہلا جہاز پورٹ بلیر سے ۲۴ ستمبر کو روانہ ہوگا۔ جس میں ۱۰۰ قیدی ہونگے۔

شملہ ۱۳ ستمبر۔ سرکاری فوجوں کی نقل و حرکت کے متعلق ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ہندوستانی فوج کے ریزرو سپاہیوں کو متعلقہ کمانڈنگ آفیسر سے اجازت لئے بغیر ہندوستان سے باہر نہیں جانا چاہیئے۔ اگر وہ ٹریننگ کے موقع پر ہندوستان واپس نہ آئے تو ان کے خلاف کورٹ مارشل میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

راولپنڈی ۱۳ ستمبر۔ حکومت ہند نے پولیٹیکل اغراض کے زیر نظر وزیرستان میں ریل جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے خیسورہ وادی کے راستہ رزمک تک ریلوے لائن بنائی جائیگی اس کے بعد تمام اہم مقامات کو ایک دوسرے سے ملا دیا جائے گا۔ تاکہ فوج آسانی سے بھیجی جا سکے

بہاولپور ۱۳ ستمبر۔ اعلیٰ حضرت نواب صاحب بہاولپور نے ریاست میں چیف کورٹ کی بجائے ہائی کورٹ قائم کر دیا ہے۔ جس میں ایم فضل حسین چیف جج مقرر کئے گئے ہیں۔ ایم محمد اکبر خان ڈسٹرکٹ جج اور دیوان فتح چند کو ججوں کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے۔ جدید ٹریبونل کو ریاست کی حدود میں ہائی کورٹ کے تمام اختیارات حاصل ہونگے۔

ناگپور ۱۳ ستمبر۔ سی پی گورنمنٹ کے وزیر مالیات نے اعلان کیا ہے کہ دیگر وزراء کے ساتھ مشورہ کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ سارے صوبہ میں مالیانہ اراضی میں تخفیف کر دی جائے۔ موجودہ منسٹری کی مالیانہ پالیسی کے پیش نظر تھوڑی زمین کے مالک کسانوں کو سرکاری مالیانہ قطعی طور پر معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن اس سے پیشتر یہ ضروری ہے۔ کہ قابل معافی قرار دی جانے والی اراضی کا معیار مقرر کیا جائے۔ سرکاری مالیانہ کی شرح میں جو تخفیف کی جائیگی۔ اسے واپس نہیں لیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ریلوے کا ششماہی ٹائم ٹیبل شمالی ہندستان میں اشتہارات کیلئے بہترین ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہر سال ایک لاکھ اشخاص اسے خریدتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہزاروں لوگ اس کا حوالہ دیتے ہیں۔ اس کی کاپیاں ہر اس جہاز پر جو پورٹ سعید سے مشرق کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ رکھی جاتی ہیں۔ اشتہارات کے لئے نمایاں جگہیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ لمبے عرصہ کے اشتہارات رعائتی اجرتوں پر درج ہوتے ہیں۔

تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں :-

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ضرورت

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کے لئے ہر قصبہ شہر اور ضلع میں قابل ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار دی جاوے گی۔ قواعد کی پابندی ہر ایجنٹ کے لئے لازمی ہوگی۔ درخواستیں جلد از جلد منیجر ویدک یونانی دواخانہ کے نام آجانی چاہئیں۔ منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی۔

تریاق جریان

دماغ ۔ رفت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا ۔ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ ہر ایک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوش و بنانا اس کا کام ہے۔ مختصر دستو یہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۲۴ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے؟ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفع ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر کچھ تو دہ نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے (عہ) نوٹ :۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

پتہ :۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ❊ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ❊ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اسکو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانئے دواخانہ ہذا آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کرکے یہ دواخانہ حضور حکیم الامتہ کی اجازت سے ۱۹۰۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔ نوٹ :۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبدالجلیل خانصاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی